## سوال

(52) بریلوی کی اقتدا کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بریلوی یا دیوبندی کے پیچھے نماز پڑھ لینے سے نماز ہو جائے گی یا نہیں، اور اس صورت میں جہاں ہوں ہی طریلوی اور دیوبندی جبکہ حکم یہ ہے کہ جب اذان کی آواز سن لو تو مسجد میں جماعت کے لیے حاضر ہونا ضروری ہے سوائے شرعی عذر کے ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دیوبندی اگر پکا موحد ہو اور جو مسنون طریقہ پر نماز پڑھنے والے سے نفرت نہ کرتا ہو لیکن اس کو بھی صحیح سمجھتا ہو تو میرے نزدیک اور دوسرے محققین اہل حدیث کے نزدیک ان کے پیچھے نماز ہو جائے گی البتہ اگر متعصب اور سنت سے نفرت کرنے والا ہو تو ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔

باقی بریلوی ہو تو ان کا عقیدہ ہی صحیح نہیں اور وہ شرک تک میں مبتلا ہیں اس لیے ان کی اقتدا میں نماز پڑھنا قطعی ناجائز ہے کیونکہ ان کی نماز خود بھی نہیں ہوتی قرآن کریم مشرکین کے متعلق فرماتا ہے :

أُو لَٰٓئِكَ حَبِطَتۡ أَعۡمَٰلُهُمۡ وَفِي ٱلنَّارِ هُمۡ خَٰلِدُونَ ١٧ (التوبة:١٧)

یعنی مشرکین کے سب اعمال برباد ہیں اور وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔ جب خود ان کے اعمال بھی نامقبول و برباد ہیں۔ تو دوسروں کو ان کی اقتدا سے کیا حاصل ہو گا؟

لہٰذا جہاں بریلویوں کے سوا اور کوئی ہے ہی نہیں تو یہ بھی شرعی عذر ہے گویا یہاں کوئی جماعت یا امام وغیرہ ہے ہی نہیں اس صورت میں ان موحدین کو اپنی جگہ نماز پڑھنی چاہیے اگر ہو سکے تو سب ہم خیال موحدین جمع ہو کر اپنی چھوٹی سی مسجد بنا دیں اس میں جماعت کریں اور جب تک ایسی مسجد تیار ہو گھر یا کسی اور مکان میں اوقات نماز پر ان موحدین کو جمع ہو کر نماز باجماعت ادا کرنی چاہیے۔ باقی ان بریلویوں کے پیچھے ہرگز نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 295

محدث فتویٰ